بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (ال عمران۔۱۹۱)

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا

عزیزم محترم عبدالرحمن افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاۃ

آپ اپنی ۱۵ رمئی ۲۰۱۴ء کی ای میل میں جناب ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کو لکھتے ہیں۔

Dear Abdul Ghani Sahib,

Assalamu alaikum wr.wb.

One of the quality of Muslih Mauood mentioned in the prophecy of Masih Mauood(as) is that he will convert three into four. Janba Sahib is saying that Allah informed him that the states of matters are four, not three which is solid, liquid and gas. He added one more thing to convert three into four, which is Soliq (powdery form of matter, which cannot be called solid, because it adopts the shape of its container.)Well and good. But what about Plasma, which is another state of matter. Janba Sahib did not say anything about Plasma. So he is converting four into five, not three into four. So how he can be a Muslih Mauood

Waiting for your reply.

Wassalam

AbdulRahman

اقول۔۔۔"مسیح موعودؑ کی پیشگوئی میں مصلح موعود کی پیشگوئی کا ایک نشان ہے کہ وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا۔جنبہ صاحب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں بتایا ہے کہ مادّے کی حالتیں تین (ٹھوس، مائع، گیس) کی بجائے چار ہیں۔اُنہوں نے تین کو چار میں بدلنے کیلئے ایک شئے کا اضافہ کیا ہے جو کہ ٹھائع ہے۔مثلاً کوئی بھی سفوف جو کہ ٹھوس نہیں ہے کیونکہ یہ برتن (container) کے مطابق اپنی شکل بدل لیتا ہے۔یہ تو خوب ہے۔لیکن پلازمہ (plasma) کا معاملہ کیا ہے جو کہ مادّے کی ایک اور حالت ہے؟ جنبہ صاحب نے پلازمہ کے متعلق کچھ نہیں بتایا ہے۔اس طرح وہ چار کو پانچ کرنیوالے ہیں نہ کہ تین کو چار کرنیوالے۔لہٰذا وہ مصلح موعود کیسے ہو سکتے ہیں؟؟"

الجواب۔۔عزیزم عبدالرحمن صاحب۔واضح رہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں زکی غلام (مصلح موعود) کی صرف ایک ہی علامت نہیں بتائی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ اُسکے متعلق فرماتا ہے:۔

"وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں

نہیں آئے)دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔مَظْھَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَآءِ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔''

لہٰذا عزیزم۔آپ کا خاکسار کے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کی سچائی کو پرکھنے کیلئے پیشگوئی مصلح موعود کی ایک ہی علامت پر زور دینا درست نہیں ہے۔یہ جو آپ نے کہا ہے کہ میں نے پلازمہ کے بارے میں کچھ نہیں لکھا ہے۔تو اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ خاکسار نے میٹرک سائنس کیساتھ کیا تھا۔بعدازاں میں نے سائنس چھوڑ دی اور پولیٹیکل سائنس میں ماسٹر کیا ہے۔ظاہر ہے میٹرک تک کسی طالب علم کو سائنس کی چند بنیادی باتوں کا ہی علم ملتا ہے۔سائنس کا اعلیٰ اور گہرا علم آگے بڑی کلاسوں میں مل سکتا ہے لہٰذا اس وجہ سے میں کوئی مستند (authentic) سائنسدان نہیں ہوں۔جب میں نے ۱۹۷۱ء میں میٹرک کیا تھا تو اُس وقت تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں میٹرک کے سائنس کے نصاب (curriculum) میں پلازمہ نہیں پڑھایا جاتا تھا۔ہاں مادّے کی تین حالتوں ایسے سائنس کے چند بنیادی نظریات سے خاکسار ضرور واقف ہوگیا تھا۔بعدازاں میرے گھریلو حالات کچھ ایسے تھے کہ میں باقاعدہ داخل ہوکر اپنی پڑھائی جاری نہیں رکھ سکتا تھا۔تب میں نے پرائیوٹ طور پر F A اور B A کے امتحانات پاس کر کے پولیٹیکل سائنس میں ایم اے کرنے کیلئے ۱۹۸۱ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخل ہوا تھا۔اب میں سمجھتا ہوں کہ باقاعدہ داخل ہوکر تعلیم جاری نہ رکھنے کیساتھ ساتھ میری زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا رہا۔یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاص منشاء اور ارادے کے تحت ہوتا رہا ہے۔اب آپ کو واضح رہے کہ میں نے پلازمہ کے متعلق اس لیے نہیں لکھا تھا کیونکہ میں نے اپنی تعلیم کے دوران سائنس کا کوئی اعلیٰ علم حاصل نہیں کیا تھا۔اور مجھے پلازمہ تھیوری کا کوئی علم نہیں تھا۔ میٹرک میں خاکسار نے مادّے کی تین حالتوں کے متعلق ضرور پڑھا تھا۔جب میں الٰہی نظریہ (Virtue is God) لکھتے لکھتے نیکی اور مظہر کے موضوع پر پہنچا تو اس وقت مجھے اللہ تعالیٰ نے بہت ساری ایسی باتوں کا علم دیا جو میں پہلے نہیں جانتا تھا۔مثلاً۔میں نے میٹرک میں قانون بقائے مادّہ (Law of conservation of matter) کے متعلق بھی پڑھا ہوا تھا لیکن اس وقت مجھے بتایا گیا کہ قانون بقائے مادّہ غلط ہے کیونکہ مادّے کو بقا حاصل نہیں۔بقا صرف نیکی کو حاصل ہے۔یہیں پر مجھے بتایا گیا کہ مادّے کی حالتیں تین کی بجائے چار ہیں۔جب میں نے الہامی روشنی میں مادّے کی حالتوں پر غور کیا تو مجھے پتہ چلا کہ مادّے کی حالتیں واقعی تین کی بجائے چار ہیں۔ٹھوس اور مائع کے درمیان ایک اور حالت ہے جس کو ہم ٹھوس اور مائع کی تعریفوں کے مطابق نہ ٹھوس کہہ سکتے ہیں اور نہ ہی مائع۔چونکہ یہ حالت ٹھوس اور مائع کی ایک ملی جلی (mixed) حالت ہے لہٰذا میں نے اسے ٹھائع کا نام دے دیا۔اُمید ہے اب آپ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا ہوگا کہ میں نے پلازمہ کے متعلق کیوں نہیں لکھا تھا؟ میں پلازمہ کے متعلق تو تب لکھتا جب اسکے متعلق مجھے کوئی جانکاری ہوتی۔اب پلازمہ (plasma) کے متعلق میں بعد میں بتاؤں گا لیکن پہلے ندیم صاحب کی تنقید کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں جو اُنہوں نے ٹھائع کے سلسلہ میں تماش بینی کے انداز میں اپنی ۱۶ رمئی ۲۰۱۴ء کی ای میل میں کی ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

Dear All,

Assalamu Alaykum Wa Rahmatullah, I have not been reading several hundreds of past emails. Just

found an interesting email from Respected Dr. Janab Abdul Ghani Sb(MDH.(So I would like to share a few explanation as well. I humbly request all of you to pay attention to understand this scientific theory. If you are not interested, please ignore.

This is a step by step understanding process for the application of"scientific" theory of soliq.

1)There was something existed in 3types/quantities/forms/numbers.

2)The Musleh Mau'd will convert this 3types/quantities/forms/numbers in to 4.

3)This means the 4th/quantity/form/number is not in existence at all and it should be something new which is yet to form.

4)So, the 4th quantity must be an invention not a discovery. If it is a discovery, the 4th state can't be said as 3converted in to 4since it was already in existence.

If it is something additional, it must be an INVENTION not DISCOVERY. But here we must be considerate to accept discovery also.

Now, let us look at the point how to educate this theory to the word:

1)There are 4states of matter. Solid, liquid, gas and plasma.

2)But Plasma can't be fully called as a single state as it is)-Then we debate on it and prove later.(

3)Now, excluding plasma, there are only 3states of matter.

4)Now there is an additional state called SOLIQ, which makes 3in to 4.

5)Plasma is already included in SOLIQ-.So there is no issue with Plasma also. Problem solved.

In simple mathematical form:

3states(Solid, liquid&gas+(1state(plasma=**(4states**

Less: 1wrong or partial state(plasma=**(3states**

Add: One new state(Soliq=(again 4states!!

Problem solved.

Jazakumullah, Wassalam. Nadeem

خاکسار اب ندیم صاحب کی ای میل کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔وہ لکھتے ہیں۔

This is a step by step understanding process for the application of"scientific" theory of soliq.

1)There was something existed in 3types/quantities/forms/numbers.

اقول۔۔۔کوئی شئے جو تین نمونوں،مقداروں،شکلوں،ہندسوں میں موجود ہے۔

الجواب۔۔قارئین کرام۔ندیم صاحب کی شق اوّل کے سلسلہ میں عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام کے متعلق ملہم (حضرت مرزا غلام احمدؑ) کو صرف یہی بتایا تھا کہ۔۔''اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا''لیکن تین جس کو وہ چار کرے گا۔اِس تین کی کیفیت اور ماہیت کیا تھی؟ کیا

یہ کوئی تعداد تھی، کوئی شکلیں یا کوئی مقداریں تھیں وغیرہ؟ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو مکمل طور پر اسکی حقیقت سے لاعلم رکھا تھا۔ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی سے ماقبل ۱۸۸۳ء میں آپؑ کو اسی ضمن میں ایک اور الہام ہوا تھا جیسا کہ آپ اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں۔

''۱۸۸۳ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ تین کو چار کرنیوالا مبارک۔ اور وہ الہام قبل از وقت بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا اور اِسکی نسبت تفہیم یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اس دوسری بیوی سے چار لڑکے مجھے دے گا اور چوتھے کا نام مبارک ہوگا اور اس الہام کے وقت منجملہ اِن چاروں کے ایک لڑکا بھی اس نکاح سے موجود نہیں تھا اور اب چاروں لڑکے بفضلہٖ تعالیٰ موجود ہیں۔'' (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۶۷۴)

تین کو چار کرنیوالا کے سلسلہ میں ۱۸۸۳ء میں حضورؑ کی یہ تفہیم تھی لیکن ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جب اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام کی نشانیاں بیان فرماتے ہوئے اُسکے متعلق یہ فرمادیا کہ۔۔''اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا'' اس وقت ملہم نے زکی غلام کی اس نشانی کے آگے لکھ دیا کہ۔۔''اسکے معنی سمجھ نہیں آئے۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام سے جس تین کو چار کروانا تھا یا موعود زکی غلام نے جس تین کو چار کرنا تھا۔ اس تین کی ماہیت سے اللہ تعالیٰ نے ملہم کو مکمل طور پر لاعلم رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ملہم کو زکی غلام کی اس نشانی سے لاعلم بھی اس لیے رکھا تھا کیونکہ تین سے متعلقہ اس پوشیدہ راز کو اللہ تعالیٰ نے موعود زکی غلام سے متعلقہ اِلہامی پیشگوئی کے اصل مصداق پر ظاہر فرمانا تھا۔ لہٰذا ندیم صاحب کا تین (۳) کے سلسلہ میں اِنکے تعداد، شکلیں یا مقداریں ہونے کے اندازے لگانا کیونکر درست ہوسکتا ہے۔

(2)The Musleh Mau'd will convert this 3 types/quantities/forms/numbers in to 4.(3)This means the 4th /quantity/form/number is not in existence at all and it should be something new which is yet to form.

اقول۔۔۔(۲) مصلح موعود اِن تین نمونوں، مقداروں، شکلوں، ہندسوں کو چار میں بدلے گا۔ (۳) اس کا مطلب ہے کہ چوتھی مقدار، شکل، تعداد موجود نہیں ہوگی اور یہ کوئی نئی شئے ہوگی جسے بنایا جائے گا۔

الجواب۔۔ندیم صاحب کی شق نمبر ۲ اور ۳ کے سلسلہ میں عرض ہے کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے سچے مصداق نے یقیناً ۳ کو ۴ میں بدلنا تھا لیکن تین اور چار کے سلسلہ میں یہ ایک مخفی راز تھا کہ اسکی ماہیت یا حقیقت کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی کے اصل مصداق کے علاوہ کسی پر بھی (ملہم سمیت) اس راز سے پردہ نہیں اُٹھانا تھا۔ ندیم صاحب۔ چار کے متعلق یہ قیاس فرمارہے ہیں کہ یہ ۴ مزعومہ مقدار، شکل یا تعداد کو دنیا میں پہلے سے موجود نہیں ہونا چاہیے وغیرہ۔ قارئین کرام۔ جب اللہ تعالیٰ نے ملہم سمیت کسی انسان کو یہ خبر نہیں دی تھی اور نہ ہی دینی تھی کہ تین اور چار کی حقیقت کیا ہے؟ تو پھر ندیم صاحب کا چار کے متعلق یہ اندازے لگاتے پھرنا کہ ۴ کو دنیا میں پہلے سے موجود نہیں ہونا چاہیے کس طرح درست ہوسکتا ہے؟؟

(4) So, the 4th quantity must be an invention not a discovery. If it is a discovery, the 4th state can't be said as 3converted in to 4since it was already in existence.If it is something additional, it must be an INVENTION not DISCOVERY. But here we must be considerate to accept discovery also.

اقول۔۔۔لہٰذا چوتھی مقدار کو ایجاد ہونا چاہیے نہ کہ دریافت۔اگر یہ دریافت ہے تو پھر ۴ کے متعلق ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ اسے تین سے چار میں بدلا گیا ہے کیونکہ یہ تو پہلے سے موجود تھی۔اگر یہ کوئی اضافی شئے ہے تو پھر اِسے ایجاد ہونا چاہیے نہ کہ دریافت۔لیکن یہاں ہمیں دریافت کو بھی قبول کر لینا چاہیے۔

الجواب۔۔ندیم صاحب۔اپنی شق نمبر ۴ میں ۴ کو خود ہی مقدار فرض کر بیٹھتے ہیں اور پھر ساتھ ہی یہ فتویٰ بھی صادر فرما رہے ہیں کہ چار کی یعنی چوتھی مقدار کی ایجاد (invention) ہونی چاہیے۔پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر یہ ۴ دریافت (discovery) ہوتی ہے تو پھر یہ نہیں کہہ سکتے کہ ۳ کو ۴ کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ تو پہلے ہی موجود تھی۔اگر یہ کوئی اضافی شئے ہے تو پھر اِسے یقینی طور پر ایجاد ہونا چاہیے نہ کہ دریافت۔قارئین کرام۔۴ کی ماہیت کا تو اللہ تعالیٰ نے ملہم سمیت کسی کو بھی علم ہی نہیں دیا تھا۔تو پھر کوئی ۴ کے متعلق اِسکے اضافی شئے ہونے کا تصور کس طرح قائم کر سکتا ہے؟؟اور چونکہ ۳ کو ۴ کرنا ایک پیشگوئی تھی لہٰذا الہامی پیشگوئی کے پورا ہونے سے پہلے ۴ کے متعلق کوئی کس طرح یہ تعین کر سکتا ہے کہ یہ کوئی ایجاد ہوگی نہ کہ دریافت۔۔۔**العجب ثمّ العجب**

ندیم صاحب۔آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ضروری نہیں ہے کہ ایجادوں (inventions) کے معاملہ میں ہی ۳ کو ۴ ہو سکتا ہے بلکہ دریافتوں (discoveries) کے معاملہ میں بھی ۳ کو ۴ ہو سکتا ہے۔ایک نامعلوم (unknown) شئے کے متعلق آپ خود ہی اِسکے چوتھی مقدار ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔آپکے پاس اِسکی کیا دلیل ہے کہ ۴ کوئی چوتھی مقدار ہے۔۴ کے متعلق چوتھی مقدار ہونا اور اِس کا ایجاد ہونا دونوں آپکے صرف مفروضے ہیں اور ممکن ہے اِن مفروضوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہ ہو۔قارئین کو واضح رہے کہ ۳ کو چار کرنا ایجاد کے رنگ میں بھی ممکن ہے اور دریافت کے رنگ میں بھی ممکن ہے۔اب بندوں کی بجائے یہ تو اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے اور یہ اُس کا حق ہے کہ اُس نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مصداق سے ۳ کو ۴ ایجاد کی دنیا میں کروانا تھا یا کہ دریافت کی دنیا میں۔کسی انسان کا کیا حق ہے کہ وہ ایک الہامی پیشگوئی کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ کو اپنی خواہشوں کا پابند بناتا پھرے۔ایسی سوچ کو سوائے جاہلانہ کے اور کیا کہہ سکتے ہیں؟

ندیم صاحب۔مادّے کی حالتوں کے حوالہ سے یہاں میرا آپ سے ایک اور سوال ہے کہ خاکسار سے پہلے جن سائنسدانوں نے مادّے کی تین حالتوں کی نشاندہی کی تھی۔کیا اُنہوں نے اِن تینوں حالتوں (ٹھوس، مائع اور گیس) کو ایجاد کیا تھا یا کہ ان حالتوں کی صرف دریافت کی تھی؟؟ ظاہر ہے کہ مادّہ تو اپنی تخلیق کیساتھ سے ہی اِن حالتوں میں موجود ہے۔خاکسار سے پہلے مادّے کی ان تین حالتوں (ٹھوس، مائع اور گیس) کو کسی نے ایجاد نہیں کیا تھا بلکہ یہ دریافت کی گئیں تھیں۔خاکسار سے پہلے مادّے کی تینوں حالتیں ایجاد ہونے کی بجائے دریافت ہونے پر تین ہوئی تھیں تو اب سوال ہے کہ اگر کوئی چوتھی حالت دریافت کر کے تین کو چار میں بدل دیتا ہے تو پھر اس سے آپ یا کسی کو کیا تکلیف ہے؟؟اگر خاکسار سے پہلے دریافت ہونے کی وجہ سے مادّے کی حالتیں تین ہو سکتی ہیں تو پھر اب کسی کی دریافت کیساتھ یہ چار بھی ہو سکتی ہیں۔اس سے بالکل عیاں ہے کہ آپکی ایجاد اور دریافت کی بحث نہ صرف فضول ہے بلکہ یہ لغو بھی ہے۔اور آپ اپنے نام

نہاد مصلح موعود کی خاطر اور اُسکی محبت میں ایجاد اور دریافت کے چکر میں ڈال کر دراصل لوگوں کو اصل مقصد سے ہٹا کر اُنہیں گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہو ورنہ اَمر تنقیح طلب کے سلسلہ میں یہ تو پہلے ہی ثابت شدہ ہے کہ دریافت سے بھی مادّے کی یہ تین حالتیں چار ہو سکتی ہیں۔ ندیم صاحب کو یہ بھی واضح رہے کہ ایجاد اور دریافت میں فرق تو ہے لیکن اِنکی اہمیت میں کوئی فرق نہیں بلکہ سائنس کی تاریخ کو اگر بنظر غور دیکھا جائے تو دریافت کی اہمیت ایجاد سے بھی بڑھ کر ہے۔ اور اس حوالے سے مثلاً عرض ہے کہ اسحاق نیوٹن (Issaq Newton) سے ہم سب واقف ہیں۔ اُس نے کشش ثقل کو ایجاد نہیں کیا تھا بلکہ دریافت کیا تھا۔ نیوٹن کی اس دریافت کی وجہ سے اُسے جدید سائنس کا امام مانا جاتا ہے۔ امریکہ میں ایک شخص مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H. Hart) کی لکھی ہوئی ایک کتاب ۱۹۷۸ء میں منظر عام پر آئی تھی جس کا نام ہے! (The 100: A Ranking of the Most Influential Persons in History)

اُس نے اپنی کتاب میں ایک سو (۱۰۰) ایسے مشہور اِشخاص کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اِنسانی تاریخ میں دنیا کو سب سے زیادہ متأثر کیا ہے۔ یہ مقبول کتاب اب تک پانچ لاکھ کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔ اِس کا پندرہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور اِسے ایک ''شاہکار'' قرار دیا گیا ہے۔ مصنف نے اِس کتاب میں مرتبہ میں درجہ بندی کے لحاظ سے پہلے نمبر پر رسول مقبول حضرت محمد ﷺ کو رکھا ہے۔ دوسرے نمبر پر اُس نے کسی نبی مثلاً حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا نام نہیں لکھا بلکہ اسحاق نیوٹن کا نام لکھا ہے اور دسویں نمبر پر اُس نے آئن سٹائن کا نام لکھا ہے۔ واضح رہے کہ نیوٹن نے ۱۶۸۷ء میں ایک چھوٹی سی کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا (Philosophiae Naturalis Principia Mathematica)۔ اِس چھوٹی سی کتاب میں اُس نے تین قوانین حرکت (Three laws of motion) اور ایک قانون کشش ثقل (Law of gravitation) سے متعلقہ اپنے نظریات قلمبند کیے تھے۔ اور آپ کو شاید یہ بھی علم ہوگا کہ اسحاق نیوٹن نے قانون کشش ثقل کی دریافت کیلئے کتنی تحقیق اور کتنی تگ و دو فرمائی تھی؟ اسکے متعلق اظہار کرتے ہوئے وہ اپنے ایک انٹرویو میں کہتا ہے۔ نیوٹن کا ایک ہم عصر مصنف (William Stukeley) اپنی کتاب (Memoirs of Sir Issaq Newton,s life) میں نیوٹن سے اپنی گفتگو کا ایک واقعہ لکھتا ہے جس میں نیوٹن نے اُسے کہا تھا:۔

"When formerly, the notion of gravitation came into his mind. It was occasioned by the fall of an apple, as he sat in contemplative mood.Why should that apple always descend perpendicularly to the ground ,thought he to himself.Why should it not go sideways or upward ,but constantly to the Earth's center."

''پہلے پہلے کشش ثقل کا خیال جب میرے ذہن میں آیا تو میرے غور و فکر کے دوران ایک سیب کا گرنا اِس کا باعث بنا تھا۔ میں نے خیال کیا کہ سیب ہمیشہ زمین کی طرف عمودی حالت میں کیوں گرتا ہے؟ یہ پہلوؤں کی جانب یا اوپر کی طرف جانے کی بجائے ہمیشہ زمین کے مرکز کی طرف کیوں گرتا ہے؟''

اسی طرح مائیکل وائٹ (MichaelWhite) نے اِس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"Newton himself often told that story that he was inspired to formulate his theory of gravitation by

watching the fall of an apple from a tree."(White,Michael(1997).Isaac Newton:The Last Sorcerer.p.86)

''نیوٹن نے اکثر خود یہ بیان کیا کہ درخت سے سیب گرنے کے مشاہدے کے وقت اِلہام کے نتیجہ میں میں نے کشش ثقل کا نظریہ وضع کیا تھا۔''

واضح رہے کہ سیب کا گرنا بظاہر ایک معمولی سا واقعہ تھا لیکن اِسی معمولی واقعہ پر غور وفکر کرنے کے نتیجہ میں بالآخر نیوٹن نے ایک بہت بڑا کشش ثقل کا قانون دریافت کرلیا۔اِسی علمی دریافت نے نیوٹن کو ہمیشہ ہمیش کیلئے زمین کے کناروں تک شہرت بخش دی اور قومیں آج تک اُسکی اِس علمی مائدہ سے فیض پارہی ہیں۔اسی طرح گذشتہ بیسویں صدی کی نامور شخصیت آئن سٹائن کی ہے۔اِن دونوں نامور شخصیتوں نے اپنے اپنے زمانے میں کوئی ایجاد نہیں کی تھی بلکہ علمی دریافتیں کی تھیں۔دنیا میں ابھی بھی بے شمار سچائیاں ایسی ہیں جو ہماری محدود عقل سے نہ صرف ماوراء ہیں بلکہ وہ ہماری مادی نظروں سے اوجھل بھی ہیں۔میرا یقین اور ایمان ہے کہ انسانی تاریخ میں جتنے لوگوں نے بھی دریافتیں اور ایجادیں کی ہیں۔یہ سارے لوگ فطرتاً نیک تھے۔اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنے اپنے وقت میں اپنے فضل اور الہامی روشنی سے نوازا تھا۔لہٰذا ندیم صاحب تین کو چار کرنے کیلئے بھی یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ ایجاد سے ہی ہو بلکہ ایسا دریافت سے بھی ہوسکتا ہے۔

ندیم صاحب۔آگے لکھتے ہیں۔

Now, let us look at the point how to educate this theory to the word:

(1)There are 4states of matter. Solid, liquid, gas and plasma.

ندیم صاحب نمبر ا میں فرمارہے ہیں کہ۔۔۔مادّے کی چار حالتیں ہیں۔ٹھوس، مائع،گیس اور پلازمہ۔

(2)But Plasma can't be fully called as a single state as it is-(Then we debate on it and prove later.)

نمبر ۲ میں وہ فرمارہے ہیں۔۔۔لیکن پلازمہ جو بھی ہے اِسے پوری طرح ایک حالت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(3)Now, excluding plasma, there are only 3states of matter.

نمبر ۳ میں فرماتے ہیں۔۔۔پلازمہ کو نکال کر مادّے کی صرف تین حالتیں رہ جاتی ہیں۔

(4)Now there is an additional state called SOLIQ, which makes 3in to 4.

نمبر ۴ میں فرماتے ہیں۔۔۔اب ایک اضافی حالت بنام سالک تین کو چار کردیتی ہے۔

(5)Plasma is already included in SOLIQ-.So there is no issue with Plasma also. Problem solved.

نمبر ۵ میں فرماتے ہیں۔۔۔پلازمہ پہلے ہی سالک میں شامل ہے لہٰذا پلازمہ کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔مسئلہ حل ہوگیا۔

الجواب۔۔ندیم صاحب مسئلہ کو کس طرح حل کرتے ہیں؟ خاکسار اس ضمن میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔اولاً۔ندیم صاحب کہتے ہیں کہ مادّے کی چار حالتیں ہیں۔ٹھوس، مائع،گیس اور پلازمہ۔پھر ساتھ ہی وہ کہہ دیتے ہیں کہ پلازمہ کو ہم پورے طور پر ایک حالت قرار نہیں دے سکتے۔ندیم صاحب۔ایک طرف تو پلازمہ کو چوتھی حالت قرار دے رہے ہیں لیکن ساتھ ہی وہ یہ بھی فرمارہے ہیں کہ پلازمہ کو ہم پوری

طرح ایک حالت قرار نہیں دے سکتے۔لہٰذا ندیم صاحب کے پلازمہ کے متعلق دونوں بیانات میں تضاد ہے۔اگر ندیم کے مطابق پلازمہ چوتھی حالت ہے تو پھر اسے پوری طرح ایک حالت ہونا چاہیے لیکن اگر ندیم کے بقول یہ ایک جزوی حالت ہے تو پھر ہم اسے مادّے کی چوتھی حالت قرار نہیں دے سکتے۔ جہاں تک سالک (ٹھائع) کا تعلق ہے تو یہ پوری طرح مادّے کی چوتھی حالت ہے۔مثلاً ریت یا کوئی بھی سفوف وغیرہ۔ندیم یہ بھی کہتا ہے کہ پلازمہ ٹھائع میں شامل ہے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر پلازمہ مادّے کی پوری طرح ایک حالت نہیں ہے تو پھر ہم اِس کو ٹھائع میں کس طرح شامل کر سکتے ہیں؟ چونکہ بقول ندیم صاحب پلازمہ مادّے کی مکمل طور پر ایک حالت نہیں ہے اور اگر اسکے بالمقابل ٹھائع مادّے کی پوری طرح اور مکمل طور پر ایک چوتھی حالت ہے تو پھر بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹھائع کی نشاندہی یا دریافت کیساتھ مادّے کی تین حالتیں چار میں بدل جاتی ہیں۔ندیم صاحب اپنی ۱۷ مئی کی ای میل میں لکھتے ہیں۔

Dear All, Assalamu Alaykum Wa Rahmatullah,

A sign must be something for people to relate and understand the truth. At least it should be explained by those who accepted it as a sign.

اقول۔۔۔ایک نشان ایسا ہونا چاہیے جس کو لوگ سمجھ سکیں اور بیان کر سکیں۔کم از کم وہ لوگ جو اسے بطور نشان قبول کر لیں۔اُنہیں تو اس کی تشریح کرنی چاہیے۔

الجواب۔۔واضح رہے کہ ''اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا''۔یہ موعود زکی غلام کی ایک نشانی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت فرمائی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے جس احمدی کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بنانا تھا۔اگر اللہ تعالیٰ نے اُسے یہ بتا دیا کہ مادّے کی تین حالتوں کے درمیان ایک چوتھی حالت بھی پوشیدہ ہے اور اُس احمدی نے اس کا اظہار کر دیا ہے تو اس میں ندیم صاحب کیلئے پریشانی کی کیا بات ہے؟ ویسے آپ مادّے کی تین حالتوں کی چار حالتوں میں تبدیلی کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔اور آپکی بے چینی کی وجہ بھی صاف عیاں ہے کہ اس سے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کی قلعی کھل رہی ہے۔تبھی آپ خاکسار کے بیان کردہ مادّے کی تین حالتوں کو چار کرنے سے متعلقہ نظریہ میں مِین میکھ اور کیڑے نکالتے پھر رہے ہیں۔چونکہ یہ علمی معاملہ ہے لہٰذا میری جماعت میں جو صاحب علم ہیں وہ اسکی تشریح بھی کرتے ہیں لیکن اُنکی یہ تشریح آپ کیلئے قابل قبول نہیں ہے۔قارئین کو واضح رہے کہ جتنا بڑا کوئی نشان ہوگا اور اگر اُس کا علم سے بھی تعلق ہے تو پھر ایسے علمی نشان کو سمجھنا لوگوں کیلئے ذرا مشکل ہوا کرتا ہے۔اسحاق نیوٹن نے اپنے زمانے میں جب یہ بات کہی ہوگی کہ زمین چیزوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔کیا لوگوں نے اسے جلدی سے مان لیا ہوگا۔ ہرگز نہیں۔کشش ثقل کی دریافت نہ صرف اپنے وقت میں ایک عظیم الشان نشان تھا بلکہ یہ ہمیشہ ہمیش کیلئے بھی ایک عظیم الشان نشان ہے۔ایسی حیران کر دینے والی علمی دریافتوں کے سلسلہ میں عام لوگ تو رہے ایک طرف اپنے وقت کے ذہین ترین لوگوں کا بھی اِن کو سمجھنا اور مان لینا بہت مشکل ہوا کرتا ہے۔اور یہ بھی واضح رہے کہ ہر دور میں ایسے علمی نشانوں کی سب سے زیادہ مخالفت اُس دور کے جاہل کیا کرتے ہیں۔

When there is something already existed and not converted by someone, it is mere discovery not an invention.

اقول۔۔۔اگر کوئی شئے پہلے سے موجود ہے اور کوئی اُسے تبدیل نہیں کرتا تو پھر یہ صرف ایک دریافت ہوگی نہ کہ ایک ایجاد۔

الجواب۔۔میرا یہ دعویٰ ہرگز نہیں ہے کہ میں نے مادّے کی حالتوں کے سلسلہ میں کوئی ایجاد کی ہے بلکہ یہ صرف ایک دریافت ہے۔اور اس دریافت میں مادّے کی چار حالتیں جو پہلے ہی دنیا میں موجود تھیں اور جنہیں لوگ لاعلمی میں اب تک تین خیال کر رہے تھے۔خاکسار نے الہامی روشنی کے بعد لوگوں کو بتایا ہے کہ مادّے کی یہ حالتیں تین کی بجائے چار ہیں۔اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس دریافت کیساتھ خاکسار کو بجا طور پر مادّے کی تین حالتوں کو چار کرنیوالا بنا دیا ہے۔

How can such a fact which is already in existence be called as converted by somebody or invented by somebody? What is the logic behind it.

اقول۔۔۔اگر کوئی حقیقت پہلے سے موجود ہو تو اسکے متعلق یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ اسے کسی نے تبدیل کر دیا ہے یا ایجاد کر لیا ہے۔اِسکے پیچھے کیا منطق ہو سکتی ہے؟

الجواب۔۔مادّے کی چوتھی حالت بیشک دنیا میں پہلے سے موجود تھی لیکن یہ نامعلوم اور غیر دریافت شدہ (undiscovered) تھی۔ مادّے کی اِن چاروں حالتوں کے دنیا میں موجود ہوتے ہوئے جس کسی انسان نے بغیر کسی ایجاد کے تیسری حالت کی نشاندہی کر کے مادّے کی معلوم دو حالتوں کو تین میں بدلا تھا۔قارئین کرام۔بغیر کسی ایجاد کے مادّے کی دو حالتوں کو تین میں بدلنے سے متعلقہ کیا یہ ایک حق بات نہیں تھی؟اب بغیر کسی ایجاد کے مادّے کی پہلے سے موجود چوتھی حالت کی نشاندہی کر کے اگر کوئی انسان مادّے کی تین حالتوں کو چار میں بدل دیتا ہے تو پھر وہ بغیر کسی ایجاد کے مادّے کی حالتوں کے سلسلہ میں تین کو چار کرنیوالا کیوں نہیں ہے؟ اُمید ہے اب ندیم صاحب کو اُس منطق (logic) کی سمجھ آ گئی ہوگی جو تین کو چار کرنے کے پیچھے ہے۔

It can only be said as converted if and only if the person in question made it in to a new form which is not in existence (by applying some chemical reaction or any other means.)Otherwise it is already in existence as a part of nature and nobody has converted anything to anything.

اقول۔۔۔بدلنا صرف اُسی وقت کہیں گے جب متعلقہ شخص (کیمیائی ردّعمل یا کسی اور ذریعہ سے) ایسی شئے کو جو پہلے سے موجود نہ ہو کسی نئی شکل میں بنائے گا۔وگرنہ یہ تو نیچر کے پارٹ کے طور پر پہلے سے ہی موجود ہے اور کسی نے بھی کسی شئے کو کسی اور شئے میں نہیں بدلا۔

الجواب۔۔ندیم صاحب۔واضح رہے کہ تین کو چار کرنے کے سلسلہ میں آپکی ایجاد کی منطق ہی غلط اور گمراہ کن ہے۔تین کو چار کرنے کے سلسلہ میں یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ چوتھی حالت کو ایجاد کیا جائے بلکہ پہلے سے کسی نامعلوم (unknown) چوتھی حالت کی نشاندہی یا دریافت پر بھی تین کو چار ہو جاتا ہے۔خاکسار سے پہلے اگر دوسری حالت کی دریافت پر ایک سے دو ہو گیا تھا اور اسی طرح تیسری حالت کی دریافت پر دو سے تین ہو گیا تھا تو پھر اب چوتھی حالت کی نشاندہی یا دریافت کرنے کے بعد تین سے چار کیوں نہیں ہوگا؟؟اور جس

انسان سے بھی اللہ تعالیٰ یہ کام کروائے گا تو پھر وہ تین کو چار کرنیوالا کیوں نہیں کہلوائے گا؟؟ اگر ہر قسم کے تعصّبات سے پاک ہوکر تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ آپ تھوڑا بہت غوروفکر کریں گے تو آپ کو خاکسار کے تین کو چار کرنے کی بخوبی سمجھ آجائے گی۔ لیکن اگر آپکے اندر عصبیت اور جہالت کا گند بھرا ہے تو پھر آپ کو اسکی سمجھ نہیں آئے گی اور مجھے بھی آپ ایسے لوگوں کو سمجھانے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔

In simple words, nobody converted or changed anything in to an additional branch or unit as the mentioned unit is already in existence regardless of proving it right or wrong.

اقول۔۔۔سادہ الفاظ میں اگر کوئی کسی شئے کو کسی اضافی شئے یا یونٹ میں تبدیل نہیں کرتا اور جس کا وہ ذکر کرتا ہے قطع نظر اُسے صحیح یا غلط ثابت کریں وہ تو پہلے ہی موجود ہے؟

الجواب۔۔واضح رہے کہ کسی ایجاد کے بغیر نیچر میں پہلے سے موجود کسی نامعلوم شدہ چوتھی حالت کی نشاندہی اور دریافت کے ذریعے بھی یقینی طور پر تین کو چار کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایک عمومی فہم (common sense) کی بات ہے۔ اور اگر کوئی اس حقیقت کو سمجھنا چاہے تو یہ اتنی مشکل اور پیچیدہ بات نہیں ہے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ تین کو چار کرنیوالے کیلئے کسی ایجاد کی ضرورت نہیں بلکہ دریافت کیساتھ ہی تین کو چار ہوسکتا ہے اور یہی کچھ اللہ تعالیٰ نے خاکسار سے کروایا ہے۔

Think how illogical is it to explain this as a sign!? If nobody converted anything to anything, proving whether it is a state of matter or not is not a question at all.

اقول۔۔۔۔خیال کریں کہ اِسے نشان کہنا کس قدر غیر منطقی (illogical) ہے؟ اگر کسی انسان نے کسی شئے کو کسی اور شئے میں نہیں بدلا تو پھر یہ سوال ہی نہیں ہے کہ یہ مادّے کی ایک حالت ہے یا کہ نہیں؟

الجواب۔۔واضح رہے کہ کشش ثقل نیچر میں پہلے سے موجود تھی۔ نیوٹن نے اسے ایجاد نہیں کیا بلکہ الہامی روشنی کیساتھ اسے دریافت کیا تھا۔ نیوٹن کا کشش ثقل کو دریافت کرنا کیا ایک عظیم الشان نشان نہیں تھا؟ بلاشبہ تھا۔ اگر ایجاد کرنے کے بغیر ہی نیوٹن کی کشش ثقل کی دریافت ایک عظیم الشان نشان ہوسکتی ہے تو پھر مادّے کی ایک نامعلوم شدہ (unknown) چوتھی حالت دریافت ہونے کے بعد ایک نشان کیوں نہیں ہوسکتی؟؟ آخر میں پھر یہ کہتا ہوں کہ تین کو چار کرنے کیلئے کسی ایجاد کی ضرورت نہیں ہے بلکہ دریافت کیساتھ بھی یہ کام بخوبی ہوسکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کیساتھ یہی کام خاکسار سے کروایا ہے۔ ؎

اَندھیرے لاکھ پھیلاؤ یہاں تم مگر سورج کو ہم ڈھلنے نہ دیں گے

پلازمہ کی حقیقت (The reality of plasma)۔ اب خاکسار آخر میں عزیزم عبدالرحمن صاحب کے سوال کے سلسلہ میں پلازمہ کی حقیقت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔

مادّے کی حالتوں میں بنیادی اور معیاری فرق کے لحاظ سے ہمیں درج ذیل حقائق کو ہمیشہ اپنے مدنظر رکھنا چاہیے۔

اولاً۔۔ یہ کہ مادّے کی حالتیں مختلف درجہ حرارت اور دباؤ کے نتیجہ میں وجود میں آتی ہیں۔

ثانیاً۔۔درجہ حرارت اور دباؤ کی تبدیلی کیساتھ مادّہ اپنی حالت تبدیل کر لیتا ہے۔

ثالثاً۔۔یہ کہ بنیادی اور معیاری فرق بتاتا ہے کہ۔۔۔

خوردبین کے استعمال کے بغیر مادّے کی مرئی (visible) حالتیں۔

(الف) کسی حالت کی تشریح کیلئے مادّے کے باریک ذرہ کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(ب) مادّے کی قدرتی حالتیں جو زیادہ تر زمین پر پائی جاتی ہیں۔

(ج) مادّے کی مستحکم (stable) حالتیں۔اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمیں مادّے کی حالت تبدیل کرنے کیلئے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے لیکن اسے برقرار رکھنے کیلئے نہیں۔

رابعاً۔مادّہ تغیر (transition) کے ذریعہ اپنی حالت کو ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرتا ہے۔یہ تبدیلی کسی ردّعمل کا نتیجہ ہوسکتی ہے۔

مادّے کی حالتوں کے درمیان بنیادی اور معیاری فرق کے لحاظ سے ٹھائع (soliq) مادّے کی ایک حقیقی (genuine) حالت ہے۔

(1) ٹھائع (soliq) مادّے کی ایک مرئی (obserable) حالت ہے۔(11) یہ مادّے کی ایک قدرتی (natural) حالت ہے۔

(111) یہ مادّے کی ایک مستحکم (stable) حالت ہے۔

☆☆ مادے کی چوتھی حالت ٹھائع کو تغیر (transition) کے ذریعہ حاصل (achieve) کیا جاسکتا ہے۔

☆☆ ٹھائع کی درجہ بندی اس طرح کی جاسکتی ہے کہ ٹھوس، مائع اور گیس۔ٹھائع کی شکل ٹھوس کی طرح اتنی مستحکم نہیں ہوتی لیکن اسکے حجم میں تبدیلی نہیں ہوتی۔لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ٹھائع مادّے کی ایک چوتھی حالت ہے لیکن برخلاف اسکے۔۔۔

(الف) پلازمہ کو اکثر مادّے کی چوتھی حالت تو کہا جاتا ہے لیکن اسکے باوجود پلازمہ کی حالت کئی نزاعی (controversial) بحثوں کا شکار ہے۔

(ب) پلازمہ مادّے کی ایک مستحکم حالت نہیں ہے۔ہمیں پلازمہ کی حالت کو برقرار رکھنے کیلئے قوت درکار ہے۔قوت کے مفقود ہونے کیساتھ ہی پلازمہ کی حالت بھی فوراً ختم ہوجاتی ہے۔

(ج) پلازمہ تغیر کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ ردّعمل کا نتیجہ ہے۔

نتیجتاً۔۔پلازمہ مادّے کی ایک حقیقی حالت نہیں ہے۔درحقیقت مادّے کی نئی حالت کیلئے اور بھی کئی شرائط درکار ہیں۔

مثلاً۔superfluidity، Bose-Einstein condensate, fermions۔لیکن مادّے کی حالتوں کے درمیان فرق کے مطابق اِنہیں حقیقی قرار نہیں دیا جاسکتا۔آخر میں ٹھائع کے سلسلہ میں عرض کرتا ہوں کہ مادّے کی حالتوں کے درمیان معیاری فرق کی روشنی میں ٹھائع مادّے کی ایک مستحکم (stable)، قدرتی (natural) اور مرئی (visible) چوتھی حالت ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے

خاکسار کو مادّے کی اس چوتھی مخفی حالت کا علم دے کر دنیائے علم میں تین کو چار کرنیوالے کا اعزاز بخشا ہے۔ندیم صاحب نے مادّے کی چوتھی حالت ٹھائع میں پلازمہ کو گڈمڈ کر کے اپنے طور پر ٹھائع کی چوتھی حالت ہونے کی حقیقت سے انکار کرنے کیلئے بہت ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔لیکن حقیقت سے خواہ کوئی کتنا ہی سر ٹکرائے اُس کا سر تو پاش پاش ہوسکتا ہے لیکن حقیقت پر کوئی آنچ نہیں آسکتی۔حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کا فرمان ہے۔

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱ تا ۲)

اگر ندیم صاحب تماش بینی کی بجائے اپنے اندر سے جانبداری اور تعصب کا گند نکال کر (جو کہ بہت مشکل کام ہے) خاکسار کے مادّے کی چوتھی حالت ٹھائع سے متعلقہ نظریہ پر غور و فکر کرتے تو یقیناً اُنہیں بھی اِسکی سمجھ آجاتی۔اُمید ہے عزیزم عبدالرحمن صاحب کو بھی علم ہو گیا ہوگا کہ خاکسار چار کو پانچ کرنیوالا کی بجائے تین کو چار کرنیوالا ہے۔وَھُوَالمُرَادُ۔جیسا کہ مضمون کے شروع میں ذکر ہو چکا ہے کہ ''اور وہ تین کو چار کرنیوالا ہوگا'' خاکسار کے اِلٰہی نظریہ (Virtue is God) میں ایک ضمنی نظریہ ہے۔خاکسار کے دعویٰ موعودز کی غلام مسیح الزماں کا علمی، الہامی اور قطعی ثبوت دراصل الٰہی نظریہ ہے۔کوئی بھی متلاشی حق اِس الٰہی نظریہ میں موعودز کی غلام کی دیگر مرکزی نشانیوں کا مشاہدہ کرسکتا ہے۔آپ کو واضح رہے کہ چونکہ اس قسم کی پیشگوئیوں میں اللہ تعالیٰ اُمتوں یا جماعتوں کی آزمائش فرماتا ہے لہٰذا ایسی پیشگوئیاں یُضِلُّ بِہٖ کَثِیْرًا وَّ یَھْدِیْ بِہٖ کَثِیْرًا کا مصداق ہوا کرتی ہیں۔دنیا میں اگر کوئی ایسی پیشگوئی ہوتی جو بہت صاف اور واضح ہوتی اور اُس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش نہ فرماتا تو وہ آنحضرت ﷺ کا مبارک وجود تھا۔لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضور ﷺ جو یہودیوں اور عیسائیوں کے موعود نبی تھے۔آپکی پیشگوئی میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہودیوں اور عیسائیوں کی سخت آزمائش کی اور پھر نتیجتاً اِنکی اکثریت آپکا انکار کر کے واصل جہنم بھی ہو چکی ہے۔تو پھر آنحضور ﷺ کی پیشگوئی کے علاوہ کوئی اور پیشگوئی آزمائش سے خالی کیونکر ہوسکتی ہے؟؟؟

والسلام

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔کیل، جرمنی

موعودز کی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۲۸ رمئی ۲۰۱۴ء

☆☆☆☆☆☆☆